رکعات تراویح کی تعداد
ایک تحقیقی جائزہ
از
مولانا کمال احمد علیمی نظامی
استاذ جامعہ علیمیہ
جمدا شاہی بستی
حسب فرمائش
شفیق ملت، حضرت علامہ مفتی
محمد شفیق الرحمن عزیزی مصباحی صاحب قبلہ
مفتئ اعظم ہالینڈ
وسربراہ اعلیٰ جامعہ علیمیہ
پیش کش
عبدالجبار علیمی نیپالی
مبلغ اسلام ریسرچ سینٹر
جمدا شاہی، بستی
ناشر
مبلغ اسلام ریسرچ سینٹر جمدا شاہی، بستی

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

نام کتاب: رکعات تراویح کی تعداد-ایک تحقیقی جائزہ

مولف: حضرت علامہ **کمال احمد علیمی نظامی** صاحب قبلہ

نائب پرنسپل دارالعلوم علیمیہ نسواں جمدا شاہی بستی ،سکریٹری تنظیم ابنائے علیمیہ

تصحیح واصلاح : حضرت علامہ **مفتی محمد نظام الدین قادری** دامت برکاتہم العالیہ

(استاذ ومفتی دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی)

حسب فرمائش: شفیق ملت حضرت علامہ مفتی محمد **شفیق الرحمن** عزیزی مصباحی صاحب

مفتی اعظم ہالینڈ، وسربراہ اعلیٰ دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی

تحریک واہتمام: **عبدالجبار علیمی نیپالی** مبلغ اسلام ریسرچ سینٹر جمدا شاہی ضلع بستی

اشاعت اول: 2021

ناشر: شعبہ تصنیف وتالیف **مبلغ اسلام ریسرچ سینٹر** جمدا شاہی بستی ، یوپی

(ملنے کے پتے)

علیمی کتب خانہ جمدا شاہی

مبلغ اسلام ریسرچ سینٹر جمدا شاہی بستی

7992118845❁+918795979383

فہرست

انتساب

امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ عنہ

غوث اعظم

سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

امام عشق و محبت

سیدی سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ

محدث اعظم

سید محمد اشرفی میاں جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ

مبلغ اعظم اسلام

سیدی عبدالعلیم صدیقی میرٹھی مہاجر مدنی علیہ الرحمہ

قائد اہل سنت

حضرت علامہ شاہ احمد نورانی علیہ الرحمہ

شیخ القرآن

علامہ عبداللہ خان عزیزی نوراللہ مرقدہ

عرض ناشر

رمضان المبارک میں نماز تراویح سنت موکدہ ہے، اس کی عظمت وفضیلت میں بہت ساری احادیث وآثار وارد ہیں۔

اسلاف کرام کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ تراویح بیس رکعت ہی پڑھتے آئے ہیں، اسی پر صحابہ عظام، تابعین و تبع تابعین کرام، اور بعد کے اکثر علمائے ذوالاحترام رضی اللہ عنھم کا عمل رہا ہے۔

رکعات تراویح کی تعداد کے تعلق سے ایک تحقیقی رسالہ استاذ الاساتذہ، صاحب تصانیف کثیرہ، ماہر درسیات، حضرت علامہ **کمال احمد علیمی** نظامی استاذ جامعہ علیمیہ جمدا شاہی بستی کا نظر سے گزرا، جس میں نہایت تحقیقی و معروضی انداز میں رکعات تراویح کی تعداد کے بارے میں مذہب احناف کو ثابت کیا گیا ہے، رسالہ اچھا لگا تو حضور **شفیق ملت**، حضرت علامہ مفتی **محمد شفیق الرحمن** مصباحی عزیزی صاحب قبلہ مفتی اعظم ہالینڈ کی فرمائش پر رمضان المبارک کے حسین موقع پر مبلغ اسلام ریسرچ سینٹر کے پلیٹ فارم سے اس کی اشاعت کا منصوبہ بنایا گیا، اس رسالے میں عربی عبارات کا ترجمہ کیا گیا ہے، حوالوں کو اخیر سے اٹھا کر متعلقہ نص کے ساتھ کر دیا گیا ہے، اور اخیر میں عوام کے فائدے کی غرض سے اہم مسائل تراویح کا اضافہ کر دیا گیا، مسائل کا مصدر بہار شریعت کو بنایا گیا جس کے استناد پر سب کا اتفاق ہے۔

اللہ تعالیٰ حضور **شفیق ملت** کا سایہ ہم سب پر دراز فرمائے، آپ کے علمی فیوض و برکات سے ہم سب کو سرفراز فرمائے، ا آپ کی کوشش ہے کہ اس طرح کے معیاری اور عصری تقاضوں سے ہم آہنگ مواد وقتاً فوقتاً عوام وخواص تک پہونچتے رہیں، اور حضور مبلغ اسلام اور قائد اہل سنت کے زیر سایہ کرم مبلغ اسلام ریسرچ سینٹر جمدا شاہی بام عروج تک پہونچے۔

ان شاء اللہ عن قریب اسی سلسلے کو برقرار رکھتے ہوئے حضور شفیق ملت کی سرپرستی میں مبلغ اسلام ریسرچ سینٹر سے **رسائل مبلغ اسلام، تحریک وہابیت، تحریک تحفظ ختم نبوت، عقائد اہل سنت پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ، مبلغ اسلام نمبر کی تلخیص** اور اس طرح کے دیگر علمی و تحقیقی جواہر پارے آپ سب کے سامنے پیش کیے جاتے رہیں گے۔

عبدالجبار علیمی نیپالی غفرلہ

مبلغ اسلام ریسرچ سینٹر، جمدا شاہی، بستی، یوپی

تقریظ جلیل

از: شفیق ملت حضرت علامہ مفتی شفیق الرحمن عزیزی مصباحی صاحب قبلہ حفظہ اللہ

سر براہ اعلیٰ دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی کنوینر: ورلڈ اسلامک مشن یورپ

باسمہ تعالیٰ وتقدس!

مبلغ اسلام ریسرچ سینٹر کے قیام کے بنیادی مقاصد میں سے یہ بھی ہے کہ عصر حاضر کے تقاضے کے مطابق عوام اہل سنت کو مفید لٹریچر فراہم کرایا جائے، اور اہل سنت و جماعت کے مسلمہ عقائد ومعمولات کی ترویج واشاعت کے ذریعے عوام الناس کے عقائد واعمال کی اصلاح کی جائے۔

مبلغ عالم اسلام حضرت علامہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی مہاجر مدنی علیہ الرحمہ اوران کے فرزندار جمند قائد اہل سنت شاہ احمد نورانی علیہ الرحمہ نے دعوت دین کی جو طرح ڈالی تھی مبلغ اسلام ریسرچ سینٹر آج اسی نھج پر دین کی تبلیغ وتشہیر میں کوشاں ہے، تبلیغ کا نہایت موثر ذریعہ صالح مواد پر مشتمل لٹریچر ہیں، مبلغ اسلام نے ہر عصر ومصر کے مطابق دنیا کے مختلف علاقوں سے مختلف زبانوں میں کتب ورسائل اور جرائد ومجلّات کی اشاعت کے ذریعے دعوت دین کا کام نہایت پائیدار اور منظم انداز میں کیا تھا، دیار یورپ وافریقہ سے آج بھی یہ لٹریچر شائع ہوکر اشاعت دین متین میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔

ہندوستان میں مبلغ اسلام اور قائد اہل سنت کے تبلیغی مشن کا سب سے عظیم داعی وناشر ادارہ، مبلغ اسلام ریسرچ سینٹر جمدا شاہی بستی کے عزائم میں شروع سے یہ منصوبہ داخل رہا ہے کہ مبلغ اسلام اور قائد اہل سنت کی کتب ورسائل کی اشاعت کے ساتھ ان علمائے اہل سنت کی نگارشات کو بھی منظر عام پر لانا ہے جو اس ادارے کے دعوتی مزاج سے ہم آہنگ ہیں، اور جن سے عوام اہل سنت کے عقائد ونظریات اور مراسم ومعمولات کی مثبت اور مدلل انداز میں اصلاح ہوتی ہے۔

زیر نظر رسالہ جامعہ علیمیہ کے قابل فخر فرزند، حضرت مولانا کمال احمد علیمی نظامی صاحب استاذ جامعہ علیمیہ جمدا شاہی بستی کی قلمی کاوش کا نتیجہ ہے، اس کتاب میں آپ نے دلائل وبراھین کے ساتھ یہ

ثابت کیا ہے کہ رکعات تراویح کی تعداد بیس ہے، اسی پر صحابہ وتابعین اور سلف صالحین کا عمل رہا ہے.
عزیز القدر حضرت مولانا عبدالجبار علیمی نظامی نیپالی صاحب زید مجدہ جو مبلغ اسلام ریسرچ سینٹر کے نہایت متحرک وفعال رکن ہیں ان کے اشارے پر میں اس رسالے کی اشاعت کی اُجازت دیتے ہوئے خوشی محسوس کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ مرتب ومحرک اور مجھ فقیر عزیزی کو اپنی رحمت کاملہ سے وافر حصہ عطا فرمائے اور ہم سب کو اسی طرح سے خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے.

آمین بجاہ طٰہ ویٰس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد شفیق الرحمن عزیزی مصباحی

کنوینر ورلڈ اسلامک مشن وخادم قضا وافتا دیار یورپ

وسربراہ اعلیٰ جامعہ علیمیہ جمدا شاہی بستی یوپی انڈیا

وسرپرست اعلیٰ مبلغ اسلام ریسرچ سینٹر ممبئی وجمدا شاہی بستی.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نمازتراویح کی تعریف وتوصیف:

تراویح اس نماز کو کہتے ہیں جو رمضان المبارک کی راتوں میں باجماعت ادا کی جاتی ہے۔ چنانچہ علامہ احمد بن علی المعروف بابن حجر عسقلانی (م852ھ) فرماتے ہیں:

سمیت الصلوۃ فی الجماعت فی لیالی رمضان التراویح۔

ترجمہ: مضان کی راتوں میں باجماعت نماز کو تراویح کہتے ہیں۔ (فتح الباری 4/250 دارالمعرفۃ بیروت)

نمازتراویح کی فضیلت واہمیت پر متعدد احادیث وآثار شاہد ہیں چنانچہ صحیح بخاری میں مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں:

حدثنا يحيى بن بكير، حدثنا الليث، عن عقيل، عن ابن شهاب، قال: اخبرني ابو سلمة، ان ابا هريرة رضى الله عنه، قال: "سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول لرمضان: من قامه إيمانا واحتسابا، غفر له ما تقدم من ذنبه [بخاری کتاب صلاۃ التراویح ص533 مطبع الطاف اینڈ سنز کراچی]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رمضان کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ جو رمضان میں ایمان اور ثواب کی امید پر قیام کرے، اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

حدثنا عبد الله بن يوسف، اخبرنا مالك، عن ابن شهاب، عن حميد بن عبد الرحمن، عن ابي هريرة رضى الله عنه، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: "من قام رمضان إيمانا واحتسابا، غفر له ما تقدم من ذنبه"، قال ابن شهاب: فتوفي رسول الله صلى الله عليه وسلم والامر على ذلك، ثم كان الامر على ذلك في خلافة ابي بكر، وصدرا من خلافة عمر رضى الله عنهما. [بخاری کتاب صلاۃ التراویح ص534 مطبع الطاف اینڈ سنز کراچی]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو رمضان میں

ایمان اور ثواب کی امید پر قیام کرے، اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ ابن شہاب زہری نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پا گئے اور عمل درآمد اسی پر رہا، پھر حضرت ابوبکر کی خلافت میں اور حضرت عمر کی خلافت کے ابتدائی دور میں ایسا ہوتا رہا۔

عن ابن شهاب، عن عروة بن الزبير، عن عبد الرحمن بن عبد القاري انه قال:" خرجت مع عمر بن الخطاب رضي الله عنه ليلة في رمضان إلى المسجد، فإذا الناس اوزاع متفرقون، يصلي الرجل لنفسه، ويصلي الرجل فيصلي بصلاته الرهط، فقال عمر: إني ارى لو جمعت هؤلاء على قارء واحد لكان امثل، ثم عزم فجمعهم على ابي بن كعب، ثم خرجت معه ليلة اخرى والناس يصلون بصلاة قارئهم، قال عمر: نعم البدعة هذه، والتي ينامون عنها افضل من التي يقومون يريد آخر الليل، وكان الناس يقومون اوله"[بخاری کتاب صلاۃ التراویح ص 534 مطبع الطاف اینڈ سنز کراچی]

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عبدالقاری نے کہا کہ میں رمضان میں ایک رات عمر بن خطاب کے ساتھ مسجد کی طرف گیا، دیکھا کہ لوگ متفرق ہوکر الگ الگ نماز پڑھ رہے ہیں، کوئی تنہا پڑھ رہا ہے، کچھ لوگ جماعت کے ساتھ پڑھ رہے ہیں، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں مناسب جانتا ہوں کہ اگر ان لوگوں کو ایک قاری پر جمع کر دوں تو بہتر ہو، پھر پختہ ارادہ کر لیا، اور انہیں حضرت ابی ابن کعب پر جمع کر دیا۔ اس کے بعد میں ان کے ساتھ دوسری رات نکلا تو دیکھا کہ لوگ اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اچھی بدعت ہے، جسے چھوڑ کر تم لوگ سو جاتے تھے وہ اس سے افضل ہے جو تم لوگ ادا کرتے ہو، ان کی مراد آخر رات کی نماز تھی اور لوگ رات کے پہلے حصے میں نماز ادا کرتے تھے۔

عن عائشة زوج النبي ﷺ ان رسول الله ﷺ صلى وذالك في رمضان۔[بخاری کتاب صلاۃ التراویح ص 534 مطبع الطاف اینڈ سنز کراچی]

ترجمہ: حضرت عائشہ زوجہ نبی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز تراویح پڑھی ، ماہ رمضان میں۔

ح وحدثني يحيى بن بكير، حدثني الليث، عن عقيل، عن ابن شهاب، اخبرني عروة، ان عائشة رضي الله عنها اخبرته،" ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج ليلة من جوف الليل فصلى في المسجد وصلى رجال بصلاته، فاصبح الناس فتحدثوا، فاجتمع اكثر

منهم فصلى فصلوا معه، فاصبح الناس فتحدثوا، فكثر اهل المسجد من الليلة الثالثة، فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم، فصلى فصلوا بصلاته، فلما كانت الليلة الرابعة، عجز المسجد عن اهله حتى خرج لصلاة الصبح، فلما قضى الفجر، اقبل على الناس فتشهد، ثم قال: اما بعد، فإنه لم يخف على مكانكم، ولكني خشيت ان تفترض عليكم فتعجزوا عنها، فتوفى رسول الله صلى الله عليه وسلم والامر على ذلك."[بخاری کتاب صلاۃ التراویح ص534 مطبع الطاف اینڈ سنز کراچی

ترجمہ: حضرت ابن شہاب سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ مجھے خبر دی عروہ نے کہ انہیں خبر دیا حضرت عائشہ نے کہ اللہ کے رسول ﷺ رات کے درمیانی حصے میں نکلے تو مسجد میں نماز ادا فرمائی اور آپ کے ساتھ کچھ لوگوں نے نماز ادا فرمائی، تو لوگوں نے صبح میں اس بارے میں بات کی، تو دوسرے دن ان میں سے اکثر لوگ اکٹھے ہو گئے تو حضور نے نماز پڑھی تو لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی، پھر صبح میں لوگوں نے بات کی، تیسری رات میں نمازی بہت زیادہ ہو گئے، اللہ کے رسول ﷺ نکلے اور نماز پڑھی تو لوگوں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، جب چوتھی رات ہوئی مسجد نمازیوں سے تنگ پڑ گئی، یہاں تک کہ حضور نماز فجر ہی کے لیے نکلے، جب فجر کی نماز ادا کر لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، اللہ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: حمد وصلاۃ کے بعد، مجھ پر تمہارا جذبہ پوشیدہ نہیں ہے، لیکن مجھے ڈر ہوا کہ کہیں تم پر نماز تراویح فرض نہ کر دی جائے، تو رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور معاملہ اسی پر برقرار رہا۔

حدثنا إسماعيل، حدثني مالك، عن سعيد المقبري، عن ابي سلمة بن عبد الرحمن، انه سال عائشة رضي الله عنها:" كيف كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان؟ فقالت: ما كان يزيد في رمضان ولا في غيره على إحدى عشرة ركعة، يصلي اربعا، فلا تسال عن حسنهن وطولهن، ثم يصلي اربعا، فلا تسال عن حسنهن وطولهن، ثم يصلي ثلاثا، فقلت: يا رسول الله، اتنام قبل ان توتر، قال: يا عائشة، إن عيني تنامان ولا ينام قلبي."[بخاری کتاب صلاۃ التراویح ص535 مطبع الطاف اینڈ سنز کراچی]

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ رمضان میں حضور ﷺ کی نماز کی کیفیت کیا ہوتی تھی؟ تو آپ نے فرمایا: رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات ہی پڑھتے

تھے۔ چار رکعات پڑھتے تھے، ان کی عمدگی اور درازی کے بارے میں مت پوچھو، پھر چار رکعت پڑھتے تھے، تو ان کی عمدگی اور درازی کے بارے میں مت پوچھو، پھر تین رکعت پڑھتے تھے، تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ وتر سے پہلے ہی سو جاتے ہیں؟ تو حضور نے فرمایا: اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

اس کا آغاز عہد رسالت ہی میں ہو چکا تھا، خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین دن تک صحابۂ کرام کو باجماعت نماز تراویح پڑھائی، پھر فرضیت کے خوف سے ترک فرما دیا، جیسا کہ امام بخاری نے بخاری شریف (ج1/269) میں حضرت عروہ بن زبیر کی روایت سے ایک طویل حدیث ذکر کی ہے، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابۂ کرام کو باجماعت نماز تراویح پڑھائی پھر فرضیت کے خوف سے ترک فرما دیا۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

''سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین شب تراویح میں امامت فرما کر بخوف فرضیت ترک فرما دی، تو اس وقت وہ سنت موکدہ نہ ہوئی تھی، جب امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اسے اجرا فرمایا اور عامۂ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اس پر مجتمع ہوئے، اس وقت وہ سنت موکدہ ہوئی، نہ فقط فعل امیر المومنین سے بلکہ ارشادات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے''' (فتاویٰ رضویہ 7/471 مطبوعہ مرکز اہل سنت برکات رضا پور بندر گجرات)

حضرت عمر فاروق کے زمانے میں باقاعدہ نماز تراویح کا رواج پڑا، بخاری شریف کی روایت کے مطابق حضرت عمر نے اس کو اچھی بدعت قرار دیا (بخاری شریف 1/269)

اکثر محدثین عظام کے مطابق عہد رسالت میں رکعات تراویح کی صحیح روایت سے ثابت نہیں، تاہم اتنی بات مسلم ہے کہ عہد فاروقی میں بیس رکعت نماز تراویح پر اجماع منعقد ہو گیا تھا، عہد رسالت میں بھی بیس رکعت نماز تراویح کے تعلق سے کچھ احادیث و آثار ملتے ہیں، جو بھلے ہی ضعف سے خالی نہ ہوں، پھر بھی عہد فاروقی کے اجماع اور دیگر احادیث سے ان کی تائید و تقویت ضرور ہوتی ہے۔

عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر آج تک جماعت اہل سنت کی اکثریت بیس رکعت ہی تراویح پڑھتی آئی، ادھر چند سالوں سے فتنۂ غیر مقلدیت نے سر ابھارا اور برسوں سے چلے آرہے متفق اور متوارث مسئلے کا انکار کرتے ہوئے آٹھ رکعت نماز تراویح کا قول کر دیا، اس سلسلے میں مذہب راجح اور اکثر علما و ائمہ کا متفق علیہ نظریہ کیا ہے آیئے معروضی انداز میں اس کی تحقیق کر لی جائے۔

رکعات تراویح کی تعداد کے سلسلے میں متعدد اقوال وارد ہوئے ہیں، چنانچہ اس بارے میں علامہ عینی فرماتے ہیں:

"وقد اختلف العلماء فی العدد المستحب فی قیام رمضان علیٰ اقوال کثیرة فقیل احد و اربعون و قیل ثمان و ثلاثون و قیل ست و ثلاثون و قیل اربع و ثلاثون و قیل ثمان و عشرون و قیل اربع و عشرون و قیل عشرون و قیل ثلاث عشرة و قیل احد عشرة رکعة" (عمدة القاری ملحضاً 201/9 مطبع مصطفی البابی الحلبی مصر)

علمائے کرام نے تراویح کی رکعتوں کی مستحب تعداد کے بارے میں اختلاف کیا ہے، اس سلسلے میں بہت سارے اقوال وارد ہوئے ہیں، چنانچہ ایک قول کے مطابق نماز تراویح میں اکتالیس ایک کے مطابق اڑتیس ایک کے مطابق چھتیس ایک کے مطابق چوتیس ایک کے مطابق اٹھائیس ایک کے مطابق چوبیس ایک کے مطابق بیس ایک کے مطابق تیرہ اور ایک قول کے مطابق گیارہ رکعتیں ہیں۔

مذکورہ بالا عبارت سے صاف واضح ہے کہ نماز کی رکعتوں کی تعداد میں متعدد اقوال وارد ہوئے ہیں، ان اقوال میں سے کون سا قول سب سے زیادہ راجح ہے اور کس پر اکثر صحابہ و تابعین نیز اسلاف کرام کا عمل رہا ہے، ائمہ اربعہ اور بعد کے علما و ائمہ نے کس قول کو ترجیح دی ہے یہی، میری تحریر کا موضوع ہے۔

جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ عہد رسالت سے لے کر عصر حاضر تک اہل سنت و جماعت کی اکثریت نے بیس رکعت والے قول ہی کو اختیار کیا ہے، اسی پر عمل کیا ہے اور اسی پر عمل کرنے کی ترغیب دی ہے، آیئے سب سے پہلے یہ دیکھ لیں کہ عہد رسالت میں رکعات تراویح کتنی تھی؟

عہد رسالت میں رکعات تراویح تعداد:

بخاری شریف 1/269 مسلم شریف (1/259) ابوداؤد شریف (1/195) جیسی معتبر حدیث کی کتابوں سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین صحابہ کرام کو باجماعت نماز تراویح پڑھائی، آپ نے صحابہ کرام کو تراویح میں کتنی رکعتیں پڑھائی تھیں، اس سلسلے میں حضرت ابن عباس سے مروی یہ حدیث ملاحظہ فرمائیں:

"عن ابن عباس ان رسول اللہ ﷺ کان یصلی فی رمضان عشرین رکعة والوتر"
مصنف ابن ابی شیبہ 2/294، بیہقی شریف 2/496، معجم طبرانی کبیر (ج 11/293)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان میں بیس رکعتیں اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

اس حدیث کے تعلق سے علامہ حجر عسقلانی نے فرمایا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے، (فتح الباری

4/254 دارالمعرفۃ بیروت)

میں علامہ ابن حجر جیسے جلیل القدر محدث کی علمی عظمتوں کے سامنے سرخمیدہ ہوں تاہم بطور تطفل چند باتیں ضرور عرض کروں گا:

(1) اگر چہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے مگر اس کی تائید ایک دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے، چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ مروی ہے:

''عن جابر بن عبداللہ قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات لیلۃ فی رمضان فصلی الناس اربعۃ و عشرین رکعۃ و اوتر بثلاثۃ'' (تاریخ جرجانی لابی قاسم حمزہ ابن یوسف السہمی ص 275)

اس حدیث سے واضح ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیس رکعت تراویح کی اور چار رکعت عشا فرض کی اور تین رکعت وتر کی پڑھتے تھے، اس حدیث سے ماقبل والی حدیث کی واضح طور پر تائید ہو رہی ہے۔

(2) اس حدیث کے ثبوت کا انکار نہیں کیا جاسکتا، کیوں کہ حضرت عمر نے بیس رکعت ہی نماز تراویح پڑھنے کا حکم دیا، صحابۂ کرام کا حضرت عمر کے اس فعل پر خاموش رہنا اور اس کو بالا جماع قبول کر لینا اس بات کی دلیل ہے کہ اس سلسلے میں ان کے پاس کوئی نہ کوئی اصل رہی ہوگی، جیسا کہ صاحب اوجز المسالک رقم طراز ہیں:

''وما ورد فیہ من روایۃ ابن عباس متکلم فیہا علی اصولہم لکن مع ھذا لایمکن الانکار عن ثبوتہ بفعل عمر و سکوت الصحابہ علی ذالك و اجماعہم علیٰ قبولہم بمنزلۃ النص علی ان لہ اصلاً عندھم فمن نظر الیٰ تعامل الصحابۃ فی امر الشریعۃ لایشك فی انہم اذا ارأو منکرا اکثر والانکار علیٰ ذالك و ھذا تقویۃ معنیً لروایۃ ابن عباس ''(اوجز المسالك الیٰ موطا امام مالك 402/2، دار الفکر بیروت)

اس طرح کی بات مراقی الفلاح کے حاشیہ طحطاوی میں مذکور ہے، چنانچہ اسد بن عمر نے حضرت ابو یوسف سے روایت کی ہے کہ آپ نے امام اعظم ابوحنیفہ سے تراویح اور اس سلسلے میں حضرت عمر کے فعل کے بارے میں سوال کیا تو امام اعظم نے فرمایا:

''التراویح سنۃ موکدۃ ولم یتخرجہ عمر من تلقا نفسہ ولم یکن فیہ مبتدعا و لم یامر بہ الارض اصل لدیہ و عھد من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' (الطحطاوی علیٰ مراقی الفلاح ص 324)

یعنی آپ نے فرمایا کہ تراویح سنت موکدہ ہے، اور حضرت عمر نے جو بیس رکعت تراویح کا حکم دیا اس میں وہ

کسی بدعت کے موجد نہیں تھے، بلکہ اس سلسلے میں ان کے پاس کوئی اصل یا رسول اللہ ﷺ کا کوئی حکم ضرور ہوگا۔

مذکورہ بالا دونوں اقتباس سے ظاہر ہوگیا کہ حضرت عمر اور صحابہ کا تعامل کسی نہ کسی اصل اور رسول اللہ ﷺ کے حکم کی بنیاد پر تھا، ظاہری سی بات ہے کہ اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کی روایت کے علاوہ اور دوسری روایت بشکل حدیث نظر نہیں آتی ہے، تو معلوم ہوا کہ وہ اصل جس کا ان دونوں عبارتوں میں ذکر ہے یہی ابن عباس والی روایت ہوگی، بہرحال حضرت ابن عباس اور حضرت جابر کی حدیث سے ثابت ہوگیا کہ عہد رسالت میں تراویح کی رکعتوں کی تعداد بیس تھی۔

عہد خلفائے راشدین میں رکعت تراویح کی تعداد:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میمون میں باقاعدہ تراویح کا رواج نہیں ہوا تھا، جب عہد فاروقی آیا، اس وقت نماز تراویح کی طرف آپ نے توجہ فرمائی، اور سب کو ایک جماعت نماز کی ادائے گی کا حکم دیا، اس حوالے سے کنز العمال کی یہ حدیث ملاحظہ فرمائیں:

عن ابی ابن کعب ان عمر بن الخطاب امرہ ان یصلی باللیل فی رمضان فقال ان الناس یصومون النھار ولا یحسنون ان یقرأ و فلو قرأت علیھم بللیل قال یا امیر المومنین ھذا شئی لم یکن فقال قد علمت و لکنہ حسن فصلی بھم عشرین رکعۃ رواہ ابن منیع (کنز العمال 409/8)

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو رمضان کی راتوں میں نماز پڑھانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ چونکہ لوگ دن میں روزہ رکھتے ہیں اور اچھی طرح سے قرأت نہیں کر سکتے، اس لیے اگر آپ رات میں ان کو نماز پڑھا دیا کریں تو بہتر ہوگا، حضرت ابی ابن کعب نے عرض کیا کہ امیر المومنین اس سے پہلے تو ایسا نہیں ہوا، حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہے لیکن یہ اچھی چیز ہے، حضرت ابی ابن کعب نے لوگوں کو بیس رکعت نماز تراویح پڑھائی۔

اس طرح کی حدیث بخاری شریف میں مذکور ہے۔ (بخاری شریف 1/ 269)

مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہوگیا کہ عہد فاروقی میں رکعات تراویح کی تعداد بیس تھی، اسی مفہوم کی چند حدیثیں اور ملاحظہ ہوں:

(1) "عن الحسن ان عمر ابن الخطاب جمع الناس علیٰ ابن کعب فکان یصلی لهم عشرین رکعة(ابو داؤد 202/1)

(2)عن یحییٰ بن سعید ان عمر ابن الخطاب امر رجلاً یصلی لهم عشرین رکعة (مصنف ابن ابی شیبة393/2)

(3) مصنف ابن ابی شیبہ کے اسی صفحے پر عبدالعزیز بن رفیع سے اسی مفہوم کی دوسری حدیث مروی ہے۔

(4) "عن یزید بن رومان انه قال کان الناس یقومون فی زمان عمر بن الخطاب فی رمضان بثلاث و عشرین رکعة"(موطا امام مالك 98/1)

(5)اسی مفہوم کی حدیث سنن کبریٰ للبیہقی میں سائب بن یزید کی روایت سے موجود ہے۔(سنن کبریٰ للبیہقی 496/2)

(6)سائب بن یزید ہی کی روایت سے یہی حدیث معرفۃ والآثار میں بھی مذکور ہے۔(معرفۃ السنن والآثار ،ج4/ 42)

(7)یہی حدیث المغنی لابن قدامۃ میں بھی موجود ہے، بلکہ اس میں اضافہ بھی ہے وھذا کالاجماع یعنی حضرت عمر کے زمانے میں بیس رکعات تراویح کا پڑھنا امر مجمع علیہ کی طرح ہو گیا تھا۔

(8)اسی کتاب میں حضرت علی سے بھی روایت ہے کہ اآپ نے آدمی کو بیس رکات تراویح پڑھانے کا حکم دیا ۔)المغنی لابن قدامۃ ج2/ 167)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں بھی بیس رکعات تراویح پڑھی جاتی تھی، چنانچہ فتح باب العنایۃ شرح نقایۃ میں صراحت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں بھی بیس رکعت تراویح پڑھی جاتی تھی، اصل عبارت یہ ہے۔"فصار اجماعاًلماروی البیہقی باسناد صحیح انهم کان یقیمون علیٰ عهد عمر عشرین رکعة و علیٰ عهد عثمان و علی رضی اللہ عنهم۔" (فتح باب العنایۃ شرح نقایۃ کتاب الصلوۃ فصل فی صلاۃ التراویح، 1/ 342)

حضرت علی کے زمانے میں بھی لوگوں کا معمول تھا، اس سلسلے میں چند روایتیں ملاحظہ ہوں:

(1)سنن کبریٰ میں حضرت ابوعبدالرحمن اسلمی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قراء حضرات کو بلوایا اور ان میں سے ایک کو بیس رکعات تراویح پڑھانے کا حکم دیا، آپ لوگوں کو وتر پڑھاتے تھے، اصل عبارت یہ ہے:

”عن ابی عبد الرحمن الاسلمی عن علی رضی اللہ عنہ قال دعی القراء فی رمضان فامر منہم رجلا یصلی بالناس عشرین رکعۃ و قال و کان علی رضی اللہ یوتر بہم“ (سنن کبریٰ للبیہقی 496/2)

(2) اسی مفہوم کی حدیث مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت ابوالحسنا کی روایت سے موجود ہے (مصنف ابن ابی شیبۃ 393/2)

”المغنی لابن قدامۃ میں یہ عبارت موجود ہے۔قال احمد ابن حنبل کان جابر و علی و عبداللہ یصلو نہانی جماعۃ“ (المغنی لابن قدامۃ 168/2)

یعنی حضرت امام احمد فرماتے ہیں کہ جابر اور حضرت علی اور عبداللہ رضی اللہ عنہم با جماعت تراویح پڑھتے تھے۔

چونکہ آپ نے بیس ہی رکعت تراویح کا حکم دیا اس لیے آپ اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام نے بیس رکعت ہی تراویح پڑھی ہوگی۔

خلفاے راشدین کے علاوہ دیگر صحابہ کرام کا بھی یہی معمول تھا، چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے، جیسا کہ حضرت اعمش فرماتے ہیں: کان یصلی عشرین رکعۃ و یوتر بثلاث (مختصر قیام اللیل للمروزی 157 بحوالہ عمدۃ القاری 9/ 201)

صرف حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی بیس رکعت تراویح نہیں پڑھتے تھے، بلکہ اس پر تقریباً تمام صحابہ کرام کا اجماع تھا، چنانچہ علامہ عینی امام ابن عبدالبر کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں:

”وھو الصحیح عن ابی بن کعب من غیر خلاف من الصحابۃ“ (عمدۃ القاری 9/ 200، مطبع مصطفی البابی مصر)

یعنی بیس رکعت تراویح والی حدیث بروایت صحیح حضرت ابی بن کعب سے ثابت ہے۔اور اس سلسلے میں صحابہ کا کوئی اختلاف نہیں تھا۔

معلوم ہوا کہ تمام صحابہ کا اس پر اجماع تھا، کیوں کہ انکار اختلاف ثبوت اجماع کو مستلزم ہے، علامہ علی بن سلطان قاری فرماتے ہیں: اجمع الصحابۃ علی ان التراویح عشرون رکعۃ۔(مرقاۃ المفاتیح 3/ 194)

یعنی تراویح کے بیس رکعت ہونے پر صحابہ کا اجماع ہے۔

علاوہ ازیں حضرت امام قسطلانی نے ارشاد الساری میں (ارشاد الساری 3/ 515) محمد ابن قدامۃ نے

المغنی میں (المغنی 2 / 167) علامہ سید محمد مرتضیٰ زبیدی نے اتحاف السادۃ (اتحاف السادۃ 3 / 700) میں بیس رکعت نماز تراویح پر صحابہ کرام کا اجماع نقل کیا ہے۔

تابعین عظام کا عمل: اس سلسلے میں تابعین عظام کا بھی وہی عمل تھا، جو حضرت عمر اور دیگر صحابہ کرام کا تھا، چنانچہ بیس رکعت تراویح کا قول جن تابعین نے کیا ہے، ان میں سے چند حضرات کے اسمائے گرامی کو علامہ عینی نے شمار کراتے ہوئے فرمایا ہے:

اما قائلون بھمن التابعین فشتیر بن شکل و ابن ملکیۃ و الحارث الھمدانی و عطاء بن رباح و ابو البحتری و سعید ابن ابی الحسن البصری اخو الحسن و عبد الرحمن و عمران العبدی) عمدۃ القاری (201/9

ائمہ اربعہ کا مسلک: امام اعظم ابوحنیفہ اور ان کے متبعین کا مسلک یہ ہے کہ نماز تراویح بیس رکعت ہے، چنانچہ حسن بن زیاد نے امام اعظم سے بیس رکعت تراویح کا قول کیا ہے، جیسا کہ فتاویٰ قاضی خان میں ہے:

ام روی الحسن عن ابی حنیفۃ قال القیام فی شھر رمضان سنۃ لا ینبغی ترکھا، یصلی لا ھل کل مسجد فی مسجدھم کل لیلۃ سوی الوتر عشرین رکعۃ خمس ترویحات بعشر تسلیمات یسلم فی کل رکعتین۔ (فتاویٰ قاضی خان 1 / 112، بحوالہ حدیث واہل حدیث ص649)

اسی طرح علامہ عینی بیس رکعت تراویح کا ذکر کرے کے بعد فرماتے ہیں: وھو قول اصحابنا الحنفیۃ (عمدۃ القاری 201/9)

امام مالک کا مسلک ایک قول کے مطابق بیس ہی رکعت ہے جیسا کہ صاحب اوجز المسالک نے ابن رشد کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ:

واختلفوا فی المختار من عدد الرکعات التی یقوم بھا الناس فاختار مالک فی احد قولیۃ و ابو حنیفۃ و الشافعی و احمد و داؤد القیام بعشرین رکعۃ سوی الوتر۔ (اوجز المسالک ج2 / 204)

فقہائے عظام نے ان رکعتوں کی تعداد میں قول مختار کے تعلق سے اختلاف کیا ہے، جو رکعتیں لوگ رمضان کی راتوں میں پڑھتے ہیں چنانچہ اپنے قول کے مطابق امام مالک، ائمہ ثلاثہ اور داؤد ظاہری نے یہی قول کیا ہے کہ بیس رکعت پڑھی جائیں، سوائے وتر کے۔

امام شافعی کا مسلک ماقبل کی عبارت سے واضح ہے ساتھ ہی امام ترمذی کے اس قول سے بھی آپ کا مسلک

متعین ہوجاتا ہے، جسے امام ترمذی نے جامع ترمذی میں حضرت ابوذر غفاری سے روایت کیا ہے، چنانچہ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ قیام رمضان کے بارے میں اہل علم کا بڑا اختلاف ہے، بعض کے نزدیک وتر کے ساتھ اکتالیس رکعت ہے اہل مدینہ کے نزدیک یہی قول معتبر ہے، اور مدینہ میں اسی پر عمل ہے، اور اکثر اہل علم اس روایت پر عمل کرتے ہیں، جو حضرت عمر وعلی جیسے صحابہ کرام سے مروی ہے، یعنی بیس رکعت کا قول کرتے ہیں اس کے بعد امام ترمذی فرماتے ہیں'' وهو قول سفيان الثوری و ابن المبارك و الشافعي و قال الشافعي و هكذا ادركت ببلدنا بمكة يصلون عشرين ركعة '' (جامع ترمذی 1/ 99 مجلس برکات مبارک پور)

یعنی بیس رکعت ہی قول امام سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام شافعی نے بھی کیا ہے، امام شافعی نے فرمایا کہ میں نے اپنے شہر مکہ میں لوگوں کو بیس رکعت ہی پڑھتے ہوئے پایا۔

امام احمد ابن حنبل کا مسلک ابن رشد کے اس قول سے واضح ہے جو ابھی ہم نے امام مالک کے بارے میں نقل کیا ہے علاوہ ازیں امام ابن قدامہ حنبلی کا یہ قول بھی ملاحظہ فرمائیں:

والمختار عند ابی عبد الله فيها عشرون ركعة۔ (المغنی 2/ 167)

یعنی ابو عبد اللہ احمد بن حنبل کے نزدیک مختار بیس ہی رکعت ہے۔

بعض اساطین امت کا قول و عمل:

☆ سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں:

'' وصلوة التراويح سنة النبی صلى الله عليه وآله وسلم وهی عشرون ركعة ''

یعنی نماز تراویح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے، جو بیس رکعت ہے۔ (غنیۃ الطالبین 2/ 16، مکتبہ مصطفی البابی مصر)

مشہور کتاب حدیث اور اہل حدیث کے مصنف نے یہاں پر غیر مقلدین کی ایک زبردست تحریف کی نشان دہی کی ہے، اور اپنی کتاب میں دکھایا ہے کہ غنیۃ الطالبین کا وہ نسخہ جو غیر مقلدین کے مکتبہ سعودیہ کراچی سے شائع ہوا ہے، اس میں وهی عشرون ركعة کے بجائے وهی احدی عشرة ركعة لکھا ہوا ہے، خیر تحریف کی یہ معمولی سی مثالی ہے، اس طرح سے نہ جانے کتنی تحریفات ان عقل مندوں کی رہین منت ہیں۔

☆ علامہ ابن نجیم مصری اپنی کتاب البحر الرائق میں بیس رکعت تراویح پر دلیل دینے کے بعد فرماتے ہیں:
وعليه عمل الناس شرقا وغربا (البحر الرائق 2/ 66)

اسی پر مشرق و مغرب میں لوگوں کا عمل ہے۔

☆اسی طرح کی بات علامہ ابن عابد شامی نے ردالمحتار میں کہی ہے (الدر المختار مع ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ باب الوتر والنوافل مبحث صلوٰۃ التراویح ج 2 ص 599)

☆صاحب درمختار علامہ علاء الدین حصکفی فرماتے ہیں:

"وھی عشرون رکعة" (درمختار 1 /98 مجتبائی پریس دہلی)

☆شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں "وعددہ عشرون رکعة" (حجۃ اللہ البالغۃ 218 کتب خانہ رشیدیہ دہلی)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

والذی استقر علیه الامر واشتہر من الصھابه والتابعین ومن بعدہم ھو العشرون (ماثبت بالسنۃ بحوالہ اوجز المسالک 2/ 305)

☆غیر مقلدین کے امام ابن تیمیہ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں:

قد ثبت ان ابی بن کعب کان یقوم بالناس عشرین رکعة فی رمضان ویوتر بثلاث فراء کثیر من العلماء ان ذلک ھو السنة لانه قام بین المھاجرین والانصار لم ینکرہ منکر (فتاویٰ ابن تیمیہ طالبیہ ہرم)

یعنی یہ بات ثابت ہے کہ ابی بن کعب رمضان میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے، اسی لیے بہت سارے علما کے نزدیک یہی سنت ہے، کیوں کہ یہ بات انصار و مہاجرین کے درمیان ہوئی تھی جس کسی نے انکار نہیں کیا۔

حدیث عائشہ سے غیر مقلدین کے استدلال کا علمی جائزہ:

غیر مقلدین کے یہاں آٹھ رکعت تراویح کی سب سے مضبوط دلیل وہ حدیث ہے، جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بخاری شریف میں مروی ہے پہلے حدیث کی عبارت ملاحظہ فرمالیں:

عن ابی سلمة بن عبد الرحمن انه سال عن عائشه کیف کان صلوۃ رسول اللہ ﷺ فی رمضان فقالت ماکان رسول اللہ ﷺ یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علیٰ احدیٰ عشرۃ رکعة (بخاری 1 /154)

حضرت ابوسلمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز رمضان میں کیسی ہوتی تھی، آپ نے فرمایا کہ رمضان وغیر رمضان دونوں میں عسول پاک ﷺ کی نماز گیارہ

رکعت سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔

غیر مقلدین اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ گیارہ رکعتوں میں تین رکعت وتر کی تھی بقیہ آٹھ رکعتیں تراویح کی تھیں، اس سے ثابت ہوا کہ تراویح بیس رکعت نہیں بلکہ آٹھ ہی رکعت ہے۔

اس سلسلے میں چند معروضات حاضر خدمت ہیں:

(1) سیاق وسباق سے پتہ چلتا ہے کہ اس حدیث کا تعلق تراویح سے ہے ہی نہیں، بلکہ اس میں نبی کریم ﷺ کی نماز تہجد کا ذکر ہے، اس کی چند وجہیں ہیں:

☆ امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی جیسے متعدد محدثین نے اس حدیث کو کتاب التہجد میں ذکر کیا ہے، اگر اس حدیث میں تراویح مراد ہوتی تو یہ محدثین اس کو کتاب التراویح میں ذکر فرماتے۔

☆ اس حدیث میں حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رمضان وغیر رمضان دونوں میں آپ گیارہ رکعت ہی پڑھتے تھے، ظاہر ہے کہ رمضان میں تراویح کی نماز ہوسکتی ہے، غیر رمضان میں تراویح کی نماز نہیں ہوتی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ نے اس حدیث میں اس نماز کی رکعتوں کی تعداد بتائی ہے، جو نبی کریم ﷺ رمضان وغیر رمضان دونوں میں ادا فرماتے تھے، اور وہ نماز تہجد ہے۔

☆ اسی حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ارشاد بھی ہے ''یصلی اربعا فلا تسئل عن حسنھن و طولھن ثم یصلی اربعا فلا تسئل عن حسنھن و طولھن ثم یصلی ثلاثا'' (بخاری 1/154)

یعنی نبی کریم ﷺ گیارہ رکعتوں میں ا آٹھ رکعتیں چار چار رکعت کی نیت سے پڑھتے پھر تین رکعت اخیر میں پڑھتے، ظاہر ہے کہ نماز تراویح دو دو رکعت پڑھی جاتی ہے، جیسا کہ خود غیر مقلدین کا عمل ہے، لیکن اس حدیث سے ثابت ہے کہ آپ چار چار رکعت پڑھتے تھے، اگر غیر مقلدین کہتے ہیں کہ اس حدیث میں نماز تراویح مراد ہے تو وہ تراویح دو دو رکعت کیوں پڑھتے ہیں؟ اور اگر کہتے ہیں کہ اس سے مراد نماز تہجد ہے تو پھر ہمارا دعویٰ ثابت۔

☆ ماقبل کی تفصیل سے معلوم ہو چکا ہے کہ بیس رکعت تراویح پر صحابہ کرام کا اجماع ہو چکا تھا، اگر اس حدیث میں تراویح ہی مراد ہوتی تو کیا صحابہ کرام بھی آٹھ رکعت نماز تراویح نہیں پڑھتے؟ حدیث کے اولین مخاطب صحابہ کرام نے تو اس حدیث سے نماز تراویح نہیں سمجھی، مگر بعد کے غیر مقلدین نے اس سے نماز تراویح ہی سمجھا ہے، فیصلہ قارئین پر چھوڑتا ہوں کہ وہ جماعت صحابہ کے نقش قدم پر چلیں گے یا غیر مقلدین کی پیروی کریں گے۔

(2) اس حدیث میں بالفرض اگر نماز سے مراد نماز تراویح ہی لے لی جائے تو بھی ہمارے مذہب ومسلک

پر کوئی حرف نہیں آ سکتا، کیوں کہ پہلے اگر چہ صحابہ کرام آٹھ ہی رکعت پڑھتے رہے ہوں، لیکن پھر حضرت عمر کے زمانے میں بیس رکعت پر ہی اجماع ہو گیا، لہذا اب اسی قول مجمع علیہ کو تسلیم کرنا ہم پر لازم ہوگا، آٹھ رکعت تراویح پر اگر صحابہ کا اجماع ہوا ہو تو غیر مقلدین پیش کریں چنانچہ امام قسطلانی فرماتے ہیں:

''جمع البیھقی بانهم کانو ایقومون باحدی عشرة ثم قاموا بعشرین و اوتر وا بثلاث و قدعدوا ماوقع فی زمان عمر رضی اللّٰہ عنہ کالاجماع'' (اوجز المسالک 2/301) یعنی امام بیہقی نے ان مختلف اقوال کو اس طرح سے جمع کیا ہے کہ صحابہ کرام پہلے گیارہ رکعت پڑھتے تھے، پھر تین رکعت وتر کے ساتھ بیس رکعت پڑھتے تھے، اس کے بعد حضرت عمر کے زمانے میں بیس رکعت پر اجماع ہو گیا۔

تراویح کے کچھ اہم مسائل:

مسئلہ نمبر (1) تراویح مرد و عورت سب کے لیے بالا جماع سنت مؤکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر (2) اس کا وقت فرض عشا کے بعد سے طلوع فجر تک ہے، وتر سے پہلے بھی ہو سکتی ہے اور بعد بھی، تو اگر کچھ رکعتیں اس کی باقی رہ گئیں کہ امام وتر کو کھڑا ہو گیا تو امام کے ساتھ پڑھ لے پھر باقی ادا کر لے جب کہ فرض جماعت سے پڑھے ہوں اور یہ افضل ہے اور اگر تراویح پوری کر کے وتر تنہا پڑھے تو بھی جائز ہے اور اگر بعد میں معلوم ہوا کہ نماز عشا بغیر طہارت پڑھی تھی اور تراویح و وتر طہارت کے ساتھ تو عشا و تراویح پھر پڑھے وتر ہو گیا۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر (3) مستحب یہ ہے کہ تہائی رات تک تاخیر کریں اور آدھی رات کے بعد پڑھیں تو بھی کراہت نہیں (در مختار)

مسئلہ نمبر (4) تراویح کی بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیر دے، اور اگر کسی نے بیسوں پڑھ کر آخر میں سلام پھیرا تو اگر ہر دو رکعت پر قعدہ کرتا رہا تو ہو جائے گی مگر کراہت کے ساتھ اور اگر قعدہ نہ کیا تھا تو دو رکعت کے قائم مقام ہوئیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر (5) احتیاط یہ ہے کہ جب دو رکعت پر سلام پھیرے تو ہر دو رکعت پر الگ الگ نیت کرے اور اگر ایک ساتھ بیسوں رکعت کی نیت کر لی تو بھی جائز ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر (6) تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل

۔لوگوں کی سستی کی وجہ سے ختم کوترک نہ کرے۔(درمختار)

مسئلہ نمبر(7)امام ومقتدی ہر دو رکعت پر ثنا پڑھیں اور بعد تشہد دعا بھی، ہاں اگر مقتدیوں پر گرانی ہوتو تشہد کے بعد **اللھم صلِّ علیٰ محمدو اٰلہٖ** پر اکتفا کرے۔(درمختار،ردالمحتار)

مسئلہ نمبر(8) اگر ایک ختم کرنا ہوتو بہتر یہ ہے کہ ستائیسویں شب میں ختم ہو پھر اگر اس رات میں یا اس کے پہلے ختم ہوتو تراویح آخر رمضان المبارک تک برابر پڑھتے رہیں کہ سنت مؤکدہ ہیں۔(عالمگیری)

مسئلہ نمبر(9) ہر چار رکعات پر اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے،جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھیں، پانچویں ترویحہ اور وتر کے درمیان اگر بیٹھنا لوگوں پر گراں ہوتو نہ بیٹھے۔(عالمگیری)

مسئلہ نمبر(10)قراءت اور ارکان کی ادا میں جلدی کرنا مکروہ ہے،اور جتنی ترتیل زیادہ ہو بہتر ہے۔یوہیں تعوذ و تسمیہ وطمانیت وتسبیح کا چھوڑ دینا مکروہ ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ نمبر(11)تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے کہ اگر مسجد کے سب لوگ چھوڑ دیں گے تو سب گنہگار رہوں گے اور اگر کسی ایک نے گھر میں تنہا پڑھ لی تو گنہگار نہیں مگر جو شخص مقتدا ہو کہ اس کے ہونے سے جماعت بڑی ہوتی ہے اور چھوڑ دے گا تو لوگ کم ہو جائیں گے اسے بلا عذر چھوڑنے کی اجازت نہیں۔(عالمگیری)

مسئلہ نمبر(12)تراویح مسجد میں با جماعت پڑھنا افضل ہے اگر گھر میں جماعت سے پڑھی تو جماعت کے ترک کا گناہ نہ ہوا مگر وہ ثواب نہ ملے گا جو مسجد میں پڑھنے کا تھا۔(عالمگیری)

مسئلہ نمبر(13)اگر عالم حافظ بھی ہوتو افضل یہ ہے کہ خود پڑھے دوسرے کی اقتدا نہ کرے اور اگر امام غلط پڑھتا ہو تو مسجد محلہ چھوڑ کر دوسری مسجد میں جانے میں میں حرج نہیں۔یوں ہی اگر دوسری جگہ کا امام خوش آواز ہو یا ہلکی قراءت پڑھتا ہو یا مسجد محلہ میں ختم نہ ہوگا تو دوسری مسجد میں جانا جائز ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ نمبر(14): خوش خوان کو امام بنانا نہ چاہیئے بلکہ درست خوان کو بنائیں(عالمگیری)افسوس صد افسوس کہ اس زمانہ میں حفاظ کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے،اکثر تو ایسا پڑھتے ہیں کہ یعلمون تَعلَمون کے سوا کچھ پتہ نہیں چلتا الفاظ وحروف کھا جایا کرتے ہیں جو اچھا پڑھنے والے کہے جاتے ہیں،انہیں دیکھئے تو حروف صحیح نہیں ادا کرتے ،ہمزہ ،الف،عین اور ذ،ز،ظ اور ث،س،ص،ط وغیرہا حروف میں تفرقہ نہیں کرتے جس سے قطعاً نماز نہیں ہوتی۔

مسئلہ نمبر(15) آج کل اکثر رواج ہو گیا ہے کہ حافظ کو اُجرت دے کر تراویح پڑھواتے ہیں یہ ناجائز ہے، دینے اور لینے والا دونوں گنہگار ہیں، اُجرت صرف یہی نہیں کہ پیشتر مقرر کر لیں کہ یہ لیں گے، یہ دیں گے، بلکہ اگر معلوم ہے کہ یہاں کچھ ملتا ہے، اگرچہ اس سے طے نہ ہوا ہو یہ بھی ناجائز ہے، کہ المعروف کالمشروط، ہاں اگر کہہ دے کہ کچھ نہیں دوں گا یا نہیں لوں گا پھر پڑھے اور حافظ کی خدمت کریں تو اس میں حرج نہیں کہ الصریح یفوق الدلالۃ۔

مسئلہ نمبر(16) ایک امام دو مسجدوں میں تراویح پڑھاتا ہے اگر دونوں میں پوری پوری پڑھائے تو ناجائز۔

مسئلہ نمبر(17) افضل یہ ہے کہ ایک امام کے پیچھے تراویح پڑھیں، اور دو کے پیچھے پڑھنا چاہیں تو بہتر یہ ہے کہ پورے ترویحہ پر امام بدلیں، مثلاً آٹھ ایک کے پیچھے اور بارہ دوسرے کے پیچھے، اور یہ جائز ہے کہ ایک شخص عشا و وتر پڑھائے اور دوسرا تراویح۔

مسئلہ نمبر(18) اگر عشا جماعت سے پڑھی اور تراویح تنہا تو وتر کی جماعت میں شریک ہوسکتا ہے، اور اگر عشا تنہا پڑھ لی اگرچہ تراویح با جماعت پڑھی تو وتر تنہا پڑھے۔

مسئلہ نمبر(19) تراویح بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا مکروہ ہے، بلکہ بعضوں کے نزدیک تو ہوگی ہی نہیں۔

مسئلہ نمبر(20) مقتدی کو یہ جائز نہیں کہ وہ بیٹھا رہے جب امام رکوع کرنے کو ہو تو کھڑا ہو جائے کہ یہ منافقین سے مشابہت ہے۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

اذا قاموا الی الصلوۃ قاموا کسالیٰ

منافق جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو تھکے جی سے۔

مبلغ اسلام ریسرچ سینٹر مختصر تعارف

آج سے تقریباً 3 سال قبل مبلغ اسلام ریسرچ سینٹر کا قیام حضور معین العلما حضرت علامہ مولانا معین الحق علیمی علیہ الرحمہ کے ذریعہ عمل میں آیا تھا جس کا خواب حضرت معین العلما علیہ الرحمہ نے دیکھا تھا اس خواب کو حضور مفتی اعظم ہالینڈ شرمندہ تعبیر کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اس کی سرپرستی مفتی اعظم ہالینڈ حضرت علامہ مفتی شفیق الرحمن عزیزی مصباحی صاحب قبلہ حفظہ اللہ کنو ینز ورلڈ اسلامک مشن یورپ وسربراہ اعلی جامعہ علیمیہ جمدا شاہی بستی فرمارہے ہیں۔ مبلغ اسلام ریسرچ سینٹر کا ہیڈ آفس عروس البلاد ممبئی میں ہے اور برانچ جمدا شاہی میں بنایا گیا ہے۔

اغراض ومقاصد

- روزانہ یا کم از کم ہفتے میں کتاب وسنت، اقوال اسلاف بالخصوص ارشادات مبلغ اسلام وقائد اہل سنت کی ترویج وتشہیر۔
- مبلغ اسلام اور قائد اہل سنت شاہ احمد نورانی علیہما الرحمہ کی تصنیفات کی ترجیحی طور پر اشاعت۔
- دیگر علمائے اہل سنت بالخصوص امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کی کتب ورسائل کی طباعت۔
- مبلغ اسلام اور قائد اہل سنت کے نام سے مدارس ومساجد کا قیام۔
- ان دونوں کی حیات وخدمات پر سیمینار وسمپوزیم کا انعقاد۔
- مبلغ اسلام نمبر کی تلخیص کی اشاعت۔
- دینی وعصری تعلیم کی تحصیل کرنے والے طلبہ وطالبات کی علیمی ونورانی اسکالرشپ کی صورت میں مالی اعانت۔
- شوشل میڈیا واٹس ایپ، فیس بک اور یوٹیوب پر دونوں شخصیات کی تبلیغی خدمات کو اجاگر کرنا۔

Mob. +91- 8795979383